International Journal of Islamic Studies & Culture ISSN-2709-3905
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/199 PISSN2709-3891
(Volume.4, Issue.3 (2024)
(July-September)

# Status of Woman in Islam, Hinduism and Buddhism; A Comparative Study

# اسلام ہندومت اور بدھ مت میں عورت کی حیثیت ایک تقابلی مطالعہ

**Muhammad Muneer**
PhD Scholar Department of Islamic Studies KUST
**Rubab Reena Khan**
PhD Scholar Department of Islamic Studies KUST
**Shakeela Naz**
PhD Scholar Department of Islamic Studies KUST
**Dr. Zeeshan***
Lecturer HITEC University Taxila Cantt/corresponding email at-
dr.zeeshan@hitecuni.edu.pk

## Abstract

Woman is half of humanity. Male is representing one part of humanity and the second part is interpreted by a woman. By ignoring the woman, whatever system is created for mankind, it will be flawed and incomplete. We cannot imagine a society, which consists of men alone and in which women don't be need. Islam is a great religion, which advises to pay the rights of the people. And in this religion, women have a high position. Whether a woman is a mother or a sister, a wife or daughter, all of them have been given a high position and status in Islam, according to their respective ranks. In Islam, women are given religious, social, political, national and economic rights. In Hinduism, woman is the source of all kinds of sin. For religion and worship, she is an obstacle, the source of all evil and iniquity. A woman's heart drawn towards evil and full of evil thoughts. According to the teachings and beliefs of Buddhism, women caste hinders the performance of religious duties. To attain Mukti and Salvation, distance from her is necessary. Woman is a major obstacle in the way of salvation.

**Keywords:** Woman, Ranks, Obstacle, Salvati

## تعارف

اسلام، ہندومت، اور بدھ مت نے عورت کو مختلف مقام اور حقوق دیے ہیں، جو ان کے مذہبی اصولوں اور ثقافتی پس منظر کی بنا پر مختلف ہیں۔ ان تین مذاہب میں عورت کا مقام اور حقوق کا تقابلی مطالعہ کچھ اس طرح سے ہو سکتا ہے:

اسلام نے عورتوں کو بہت سے حقوق عطا کیے ہیں جیسے کہ حقِ تعلیم، حقِ وراثت، حقِ ملکیت، حقِ نکاح اور طلاق، وغیرہ۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، عورتوں اور مردوں کو مساوی روحانی مقام حاصل ہے۔ اسلام میں مرد اور عورت کے حقوق و فرائض کی وضاحت کی گئی ہے۔ عورتوں کو مہر اور نفقہ کا حق دیا گیا ہے اور ان پر ظلم اور زیادتی کی ممانعت کی گئی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، عورتوں کو عزت اور احترام دیا جانا چاہیے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی ہے اور عورتوں کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا ہے۔ ویدک دور میں

عورتوں کو خاص مقام حاصل تھا اور انہیں تعلیم اور مذہبی رسوم میں شرکت کا حق تھا۔ لیکن بعد کے دور میں عورتوں کے حقوق میں کمی آئی۔ ہندومت میں پتری ستیہ اور ستی پرمپرا جیسی روایات بھی موجود رہی ہیں جن میں عورت کو شوہر کی موت کے بعد اس کے ساتھ جل جانے کا کہا جاتا تھا۔ مگر جدید ہندومت نے ان روایات کو رد کیا ہے۔ آج کل کے دور میں ہندومت میں عورتوں کو زیادہ حقوق اور آزادی دی جا رہی ہے، اور ان کی تعلیم اور معاشرتی حیثیت میں بہتری آ رہی ہے۔ بدھ مت نے عورتوں کو روحانی مساوات دی ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کے مطابق، نروان کی حصولی کے لیے جنس کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ بدھ مت نے عورتوں کو خانقاہی زندگی گزارنے کی اجازت دی اور انہیں بھکشونی بننے کا حق دیا، جس سے وہ اپنی روحانی اور اخلاقی تربیت کر سکتی ہیں۔ بدھ مت میں عورتوں کو احترام دیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک کی ممانعت کی گئی ہے۔ اسلام اور بدھ مت نے عورتوں کو مختلف حقوق اور فرائض دیے ہیں، جب کہ ہندومت میں عورتوں کے حقوق کی حالت تاریخی طور پر مختلف رہی ہے۔ تینوں مذاہب میں ازدواجی حقوق اور فرائض کی وضاحت مختلف انداز میں کی گئی ہے، لیکن عمومی طور پر سب نے عورت کی عزت اور احترام پر زور دیا ہے۔ ہر مذہب میں عورت کا معاشرتی مقام مختلف رہا ہے، لیکن جدید دور میں تینوں مذاہب نے عورتوں کے حقوق اور ان کی حالت میں بہتری کی کوششیں کی ہیں۔

یہ تقابلی مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ مختلف مذاہب نے عورتوں کے حقوق اور مقام کو کس طرح سے دیکھتے ہیں اور ان میں تبدیلیاں کیسے آتی رہی ہیں۔ ہندومت میں عورت کا مقام و حیثیت کتب مقدسہ اور روایات گواہی دیتی ہیں کہ ویدک عہد سے لیکر برہمنا عہد، یعنی جدید ہندو دھرم کی تعمیر سے قبل تک ہندوؤں کے ہاں عورتوں کا مقام بہتر تھا اور انہیں عزت و احترام سے دیکھا جاتا تھا۔ انکے ہاں مونث خدا کا تصور بھی اسکی واضح دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں اپنشد میں بھی کئی خواتین فلاسفہ کا ذکر ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں مرد و خواتین دونوں کو تعلیم کا حق حاصل تھا۔ رگ وید میں بھی بعض مقامات پر لڑکیوں کے بارے میں اچھی تعلیم ملتی ہے ۔ مثلاً گوید منڈل ۱۰ کے سوکت ۸۵ میں شادی کی دعائیں ہیں جس میں عورت کو بابرکت بتایا گیا ہے۔ لیکن برہمنا عہد کے بعد جب ذات پات کا نظام مستحکم ہو گیا اور معاشرہ انتشار کا شکار ہوا تو اس کے اثرات سے عورتیں بھی محفوظ نہ رہیں۔ اس دور میں جہاں پر ہمنوں کو اعلیٰ مراعات دی گئیں وہیں شودر اور عورتوں کو نہایت ذلیل قرار دیا گیا۔ ہندو دھرم میں کہیں مذہبی قوانین کے نام پر عورت کی حق تلفی اور تذلیل کی جاتی ہے تو کہیں دھرم اور خاوند سے وفا کے نام پر اسے ستی کی نذر کر دیا جاتا۔ ہے۔ قانون مقدس میں عورت کے تمام حقوق ایک شودر کے مساوی ہیں ، جو معاشرے کی بدترین ذات کہلاتی ہے۔ بعد ازاں ہندو مصلحین جو ہندو دھرم کو مذاہب عالم میں اپنے منفرد کچھ کی بنیاد پر بلندی پر لانے کے خواہشمند تھے انہوں نے عورت کے حقوق کے متعلق بہت سی کوششیں کیں۔ ہندوستانی آئین میں بھی اسکے حقوق پر خصوصی توجہ دی گئی لیکن یہاں بھی افراط و تفریط کی علامت نمایاں رہی۔ چنانچہ ہم ہندو تہذیب کے سب سے بڑے مظہر یعنی ہندوستان کا جائزہ لیں تو نہایت ہی شرمناک حقائق سامنے آتے ہیں۔ (1)

**مقام عورت**

ویدوں میں مختلف نفس پرست مصنفین نے تحریفات کر کے نفسانی خواہشات کے پیش نظر عورت کو غلام و محکوم بنا دیا۔ چنانچہ آج ہندوؤں کے قانون مقدس کا بیشتر حصہ عورتوں کے متعلق منفی تعلیمات سے بھرا ہوا ہے۔ قدیم صحائف میں اسے گناہوں کا منبع ، ریاضت و عبادت میں رکاوٹ اور بدکاریوں کا سر چشمہ قرار دیا جاتا ہے۔ اسے نا قابل اعتماد خواہش پرست ، مخلوق بیوفا بے ایمان اور گمراہی کا سبب بتایا گیا۔ عورتوں سے بھی پائیدار دوستی نہیں ہو سکتی۔ عورتوں کا دل چرخی ہے۔ یعنی کہیں بھی گھوم جائے ۔(2)عورتوں کی تخلیق کرتے ہوئے منو نے عورتوں میں بستر کی محبت اور جائے قیام زیورات نا پاک خواہشات غضب بےایمانی بدنیتی اور بداطواری بھی ودیعت کر دی ہے۔ (3)عورتیں جھوٹ کی مانند ناپاک ہیں ۔ (4)

یہ بات کہ "عورت کی فطرت ہوتی ہے کہ وہ مرد کو ورغلاتی ہے" ایک مخصوص نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے جو مختلف ثقافتی، سماجی، اور تاریخی پس منظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم، اس بات کو اسلام، ہندومت، بدھ مت اور دوسرے مذاہب کے وسیع تر اور جامع اصولوں کی روشنی میں جانچنا ضروری ہے۔ آیئے مختلف مذاہب کے نقطہ نظر کا جائزہ لیتے ہیں، اسلامی تعلیمات کے مطابق، مرد اور عورت دونوں کو اپنے اعمال کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں واضح ہدایات دی گئی ہیں کہ دونوں جنسوں کو پاکدامنی، حیاء، اور عزت کے ساتھ رہنا چاہئے۔

اسلام نے مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے حیاء اور پردہ کے اصول وضع کیے ہیں تاکہ وہ ایک دوسرے کی عزت و احترام کریں۔ اسلام نے دونوں جنسوں کو برابر کی عقلی اور روحانی صلاحیت دی ہے اور انہیں حکمت کے ساتھ زندگی گزارنے کی ترغیب دی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ عزت اور احترام کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی ہے اور ان پر ظلم و زیادتی کی ممانعت کی ہے۔ ہندومت میں بھی عورتوں کو عزت دینے اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ ہندو مذہب میں کئی دیویوں کی پرستش کی جاتی ہے جو عورتوں کی عزت و احترام کی علامت ہیں۔ ہندومت میں عورتوں کے لئے مختلف روایات اور اصول وضع کیے گئے ہیں، جن کا مقصد ان کی عزت اور حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ بدھ مت میں بھی عورتوں کو عزت اور احترام دیا جاتا ہے اور انہیں روحانی مساوات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بدھ مت نے عورتوں کو روحانی ترقی اور نروان کی حصولی کے لئے مساوی مواقع دیے ہیں۔ بدھ مت میں عورتوں کے ساتھ احترام اور عزت کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ عورتوں کے بارے میں منفی خیالات اور تعصبات معاشرتی اور ثقافتی اثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں اور انہیں مذہبی تعلیمات کی روشنی میں درست کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمام بڑے مذاہب نے عورتوں کو عزت اور احترام کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی ہے اور ان کے حقوق کی حفاظت کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ عورتوں کو ورغلانے والی فطرت کے طور پر پیش کرنا غیر منصفانہ ہے اور اس نقطہ نظر کو مذہبی تعلیمات اور اصولوں کی روشنی میں درست کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں مرد اور عورت دونوں کو مساوی عزت و احترام دینا چاہئے اور ان کے حقوق اور فرائض کو درست تناظر میں سمجھنا چاہئے۔ (5)عورت نہ صرف بیوقوف بلکہ عقلمند و دانشمند کو بھی ورغلا کر خواہشات کا غلام بنا سکتی ہے ۔ 6 اگر میری ماں گمراہی کا شکار ہو کر نا جائز خواہشات کو دل میں جگہ دیتی ہے تو میرے باپ کا تخم نطفہ ( نہ ٹھہرے۔ مقدس کتابوں میں یہی سب درج ہے ۔ (7) مردوں کے لیے اپنی ہوں، متون مزاجی اور فطری سنگ دلی کے باعث عورتیں اپنے شوہر سے بےوفائی کرتی ہیں۔ چاہے ان کی کتنی سخت نگرانی ہی کیوں نہ کی جائے۔ (8)

ISSN-2709-3905
PISSN2709-3891

شوور کی طرح برہمنا عہد میں ہی عورت کو منحوس اور ایک بوجھ سمجھا جانے لگا تھا۔ اسے نہایت ہی کمزور اورذلیل مان کر حقارت سے دیکھا جاتا تھا اور انکے متعلق ایسی سوچ رکھنا باعث فخر سمجھاجاتا تھا۔ چنانچہ آج بھی ہندوستان کے بہت سے مذہبی شدت پسند دیہاتوں میں عورتوں کو عزت واحترام دینا ایک پیر افضل سمجھا جاتا ہے کیونکہ انکی مقدس کتابوں میں یہی سب درج ہے۔عورتوں کو حق تقدم و بزرگی حاصل نہیں ہے۔ (9) عورتوں کے لیے مقدس کلمات میں سے کوئی تقدیسی رسم ادا نہیں کی جاتی ، یہی طے شدہ قانون ہے۔ (10) عورتوں اور شودروں کا جھوٹا کھانے والے کو پاک ہونے کے لئے سات دن اور رات جوش آب پینا ہو گا ۔ (11)

حیض و نفاس کے بارے میں دھرم شاستر میں ہے کہ :وہ حالت حیض میں نہ اپنی بیوی کے قریب بیٹھ کر کھائے اور نہ ہی اسے کھاتے ہوئے دیکھے، چھینکتے، جماہی لیتے اورلا پرواہی سے بیٹھا دیکھے۔ (12)حائضہ عورت سے ہم کلام نہیں ہونا چاہیے۔ " (13)عورت کی معاشرتی حیثیت برہمن گر نتھیوں اور شاستر کاروں نے حسب ذیل قوانین مرتب کیے ہیں۔ عورت اور شودر دونوں کو نردھن ( مال سے محروم ) کہا گیا ہے۔ (14)لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں ۔(15)کسی عورت کو خاوند سے حکومت نہیں مل سکتی۔ (16)اگر کسی بیوہ کو اپنے خاوند کی طرف سے جائیداد ملتی ہے تو اسے جائیداد کی بیع وفروخت کا کوئی اختیار نہیں ۔ (17)اولاد ذکر کے نہ ہوتے ہوئے بھی بیٹی وارث نہیں بلکہ متبنی جو غیر کا بیٹا ہوتا ہے۔ وارث ہوتا ہے ۔ (18)نکاح ثانی کی ممانعت ہے کیونکہ ایک جائیداد بلا وجہ دوسرے کے قبضہ میں نہیں جاسکتی ۔ (19)خلع کی ممانعت یعنی خاوند خواہ کیسا ہی بے رحم اورظالم ہو، دائم المریض ہو مگر عورت کو اس سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں (20) تاریخی اور ثقافتی طور پر، مختلف معاشروں نے عورتوں کو صرف گھریلو ذمہ داریوں تک محدود کیا ہے، لیکن یہ تصور موجودہ دور کی ترقی اور خواتین کی مساوات کے اصولوں سے ہم آہنگ نہیں ہے۔

آج کی دنیا میں، عورتوں کے کردار اور ان کی صلاحیتوں کو ایک وسیع تر تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔ عورتیں نہ صرف گھریلو کاموں میں بلکہ تعلیم، ملازمت، سیاست، سائنس، اور دیگر مختلف شعبوں میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان کی کامیابیاں اور شراکتیں معاشرتی ترقی اور بہتری میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ اسلام اور دیگر بہت سی مذہبی تعلیمات بھی عورتوں کے کردار اور حقوق کے حوالے سے ترقی پسند نظریات فراہم کرتی ہیں۔ مثلاً، اسلام میں عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے، کام کرنے، اور معاشرتی اور اقتصادی میدان میں شرکت کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ یہ بات اہم ہے کہ ہم ہر فرد کے حقوق اور صلاحیتوں کا احترام کریں اور انہیں ان کے مکمل ممکنات کے مطابق ترقی کرنے کا موقع فراہم کریں۔۔(21)

## ویدک دھرم میں عورت کی روحانی حیثیت

عورت کے لیے مذہبی تعلیم کی ممانعت ہے۔(22) مرد اور عورت دونوں کے لیے نجات کے الگ الگ راستے ہیں۔مرد اپنے زور بازو سے مکتی مارک ( طریقہ نجات پکڑ سکتا ہے مگر عورت کی نجات خاوند پر مر مٹنے سے ہی ہو سکتی ہے، وہ براہِ راست خدا سے نجات حاصل نہیں کر سکتی ۔(23) گیتا میں نبینا عورت اور شودر کو پاپ یونی (گناہ کے قالب ) قرار دیا گیا ہے۔ (24)

**بیوہ کے حقوق**

ہندوستان کے وہ دیہی علاقے جہاں اب بھی شاستر اور ویدک دھرم کے قانون مقدس پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے، وہاں بیوہ عورت کی موجودگی کو انتہائی منحوس اور بدتر سمجھا جاتا ہے۔ جب عورت کا شوہر مر جائے تو اسکی موت اسکے لیے ایک عذاب بن جاتی ہے۔ بیوہ کے لیے سوگ کی علامات کے متعلق معروف فرانسیسی مصنف دیو بائیس جس نے چالیس سال A.J. Duboisتک ہندومت اور ہندوستانی تہذیب کا مطالعہ کیا ہند ورسم و رواج پر آج تک کی سب سے مستند اور نیم کتاب ہندو شعائر، مراسم و مناسک (Hindu Manners (Customs & Cermonies)لکھی۔ اس میں مصنف ہندومت میں بیوہ کی حیثیت کے متعلق رقمطراز ہے جس کا مفہوم ہے:

" بیوہ عورت کو اپنی موت تک سوگ کی حالت میں رہنا ہوتا ہے۔سوگ کی علامات درج ذیل ہیں:اس کے سر کے بال ہر ماہ منڈوائے جانے چاہیے؛ اسے پان چبانے کی اجازت نہیں ہے؛اسے زیورات پہننے کی اجازت نہیں ہے، سوائے ایک سادہ زیور کے جو اس کے گلے میں پہنا جائے گا؛اسے رنگین کپڑے پہننے کی اجازت نہیں ہے، صرف خالص سفید کپڑے پہننے ہوں گے؛اسے اپنے چہرے یا جسم پر زعفران لگانے یا اپنے ماتھے پر نشان بنانے کی اجازت نہیں ہے۔مزید برآں،اسے کسی بھی تفریح میں حصہ لینے یا خاندان کی تقریبات جیسے شادی کی دعوتیں،اپنایانا کی تقریب،اور دیگر میں شرکت کی اجازت نہیں ہے؛کیونکہ اس کی موجودگی کو ایک بدشگونی سمجھا جاتا ہے۔

**آزادی نسواں**

ہندو مت کی مقدس کتاب میں عورت کے بارے میں یہی معاملہ ہے کہ انہیں کبھی آزاد نہ رکھا جائے۔ عورتوں کے شب و روز مردوں کے زیر دست رہنا چاہیے۔25 عورت کبھی آزاد زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہوتی۔ (26) بدھ مت کی ابتدائی تعلیمات میں یہ تصور ملتا ہے کہ عورتوں کو مردوں کے زیر نگرانی رہنا چاہیے، چاہے وہ بچپن میں اپنے والد، جوانی میں اپنے شوہر، یا شوہر کی وفات کے بعد اپنے بیٹوں کے زیر کفالت ہوں۔تاہم، بدھ مت کی تعلیمات میں عورتوں کی روحانی ترقی اور نروان حاصل کرنے کے حق کا بھی اعتراف کیا گیا ہے۔بدھ مت کی جدید تشریحات اور ان کے پیروکاروں نے اس روایت میں تبدیلی کی ہے،اور عورتوں کے لیے زیادہ خود مختاری اور معاشرتی شرکت کے مواقع فراہم کیے ہیں۔بدھ مت کے مختلف مکاتب فکر اور جغرافیائی علاقوں میں عورتوں کی حیثیت اور کردار میں فرق پایا جاتا ہے،اور اس کے بعض پہلو مؤثر اور ترقی پسند بھی ہو سکتے ہیں۔مذہبی اور ثقافتی روایات کے باوجود، دنیا بھر میں عورتوں کی خود مختاری اور مساوات کے اصول

پر عمل کرنے کی کوششیں جاری ہیں،اور یہ بات قابل فہم ہے کہ موجودہ دور میں عورتوں کے حقوق اور آزادیوں کے حوالے سے نئے نظریات اور تبدیلیاں اہمیت اختیار کر رہی ہیں۔ (27)عورت کا باپ اسکا بھائی جسکے ساتھ بھی بیاہ دیں، وہ موت تک اس کی خدمت کرتی رہیگی ۔(28)

**معاشی حقوق**

جب عورت کی زندگی کی کوئی قیمت ہی نہ ہو اور اسے ایک بیکار اور منحوس مخلوق سمجھ لیا جائے کہ تو اس کے معاشی حقوق کی کیا توقع کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ دھرم شاستر کے مطابق عورت جائداد کی مستحق نہیں ہوتی بلکہ سب کچھ مردوں کا ہوتا ہے۔ بیوی، بیٹے اور غلام کی کوئی جائداد نہیں ہوتی ، وہ جو بھی کماتے ہیں ان کے مالک کا ہوتا ہے۔ (29)

**پردہ**

ہندو عورتیں کوئی متعین پردہ نہیں کرتی ہیں۔ مختلف مجلسوں اور محفلوں میں اور خصوصاً شادی بیاہ کے موقعوں پر اور معبودوں کی خدمت میں چڑھاوے پیش کرنے کی صورت میں مرد و زن کا اختلاط قدیم زمانے سے ہی ہوتا آرہا ہے۔ رام کہتے ہیں " : سنو غم کے موقعے پر مجبور یوں میں لڑائیوں میں سوئمبر کے وقت اور قربانیوں میں اور بیاہوں میں عورتوں کا سامنے آجانا اور مرد کی نگاہ اس پر پڑ جانا گناہ نہیں ہے ۔ (30)

بتوں کی رضا کے حصول کے لئےان کے سامنے رقص کرنا بھی عورتوں کے لیے جائز ہے، البتہ قدیم ہندو سماج میں پردے کی بڑی ہی اہمیت تھی۔ چند حوالے ملاحظہ ہوں:بن باس کے وقت جب رام چندر جی سیتا کے ساتھ گھر سے نکلے تو لوگوں نے شور مچایا کیا برا وقت ہے کہ وہ سیتاجن کو کبھی آسانی دیوتا بھی نہ دیکھ پائے تھے آج بازاری لوگ اسے دیکھ رہے ہیں ۔(31) سیتا جی کو پالکی سے اتار کر دھیشن جب رام چندر کے حضور میں لے چلے تو سیتا بے پردگی کی شرم سے دو ہری ہوئی جاتی تھیں گویا اپنے آپ کو اپنے جسم کے اندر چھپارہی تھیں۔ (32)

لکشمن کی سب سے بڑی تعریف یہ کی گئی ہے کہ بن باس کے زمانے میں شب و روز سیتا کے ساتھ رہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیتاجی کے صرف پاؤں دیکھتے ہیں۔

**ستی**

ستی کے معنی پاک ہونے کے ہیں۔ عام ہندو اصطلاح میں ستی سے مراد عورت کا شوہر کی چتا کے ساتھ جل کر خود سوزی کر کے اپنے شوہر کے ساتھ وفا کرنا ہے۔ لہذا جو عورت شوہر کی چتا پر جل کر مر جاتی ہے وہ پاکباز اور باعفت سمجھی جاتی ہے۔ ہندو عقیدے کے مطابق شوہر کی چتا پر خودسوزی کرنے والی عورت اپنے شوہر کے گناہوں کی تلافی کرتی ہے۔ اور اسطرح وہ

اپنے شوہر اور دھرم کے ساتھ وفا کرتی ہے جسکے انعام میں یہ بیوی اور شوہر سورگ) جنت میں ایک دوسرے کے ہمراہ خوشگوار زندگی بسر کرتے ہیں۔ پر ان میں یہ بات وضاحت کیساتھ موجود ہے۔جو بیوی اپنے شوہر کے ساتھ ستی ہو کر مرتی ہے، وہ ہمیشہ سورگ(جنت) میں رہتی ہے۔ (33)وہ عورت جس نے ورت رکھا اور اپنے شوہر کی خاطر عمر بھر کٹھن سزا کاٹی اور اس کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دی اور آخر آگ میں بھی گئی۔(34)

ستی کی تاریخ ہندو مذہب کی قدیم آریائی تمدن سے منسلک ہے۔ یہ لوگ مردہ کے ساتھ اس کی بیواؤں اور اسکی دیگر محبوب اشیاء بھی دفن اور جلا دیا کرتے تھے۔

## کم عمری کی شادی

وہ لڑکی جس کے والد یا بھائی نے دس سال کی عمر میں شادی نہ کرائی تو اس کے تمام اولیاء جہنم میں داخل ہوں گے۔ پراثری قسم لاکھورے منو بلوغت کے بعد ( جو ہندوستان میں دس سال سمجھی جاتی ہے)تین سال اور گزرنے کی شرط لگاتے ہیں اور اس کے بعد ہی شادی کی اجازت دیتے ہیں۔

## متعہ کی اجازت

دیانند سرسوتی بیوہ عورتوں کے لیے متعہ کے جواز اوردوسری شادی کی حرمت کے قائل ہیں۔ متعہ کو ہندو دھرم میں نیوگ کہا جاتا ہے۔ رگ وید میں ہے " :اے بیوہ عورت ! تو اس متوفی خاوند کے غم میں پڑی ہے۔ اب اس کی امید چھوڑ ) زندہ انسانوں کی دنیا میں اور یہ بات ذہن نشین کرلے کہ اب تجھ سے اولاد کی پیدائش تیرا ہاتھ پکڑنے والے دوسرے ( نیوگ کرنے والے ( خاوند کے لئے یا تیرے لئے ہوسکتی ہے ۔رگ وید ۱۰/۱۸/۸ ) عورت کے مرنے کے بعد ہی نہیں مرنے سے پہلے بھی اگر وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو توکسی بیوہ عورت سے نیوگ کرنا جائزہے اور ایسے ہی اگر خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تواپنی بیوی کو کسی مرد سے اولاد کی خواہش کرنے کی ہدایت کرے ۔ (35)

## مذہبی تعلیمات کی ممانعت

ہندو مذہب میں عورت کی حیثیت کو بیان کرتے ہوئےڈاکٹر محمد ثانی لکھتے ہیں کہ ہندوستانی قانون اور مذہبی کتب میں مرد )شوہر (ہر طرح سے مضبوط و باوقار حیثیت کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ عورت کے لئے مذہبی تعلیمات کی ممانعت تھی مرد و عورت کے لیئے نجات کے راستے بھی الگ الگ تھے۔ مرد اپنے زور بازو سے نجات کا راستہ پکڑ سکتا ہے مگر عورت کے لیئے نجات کا واحد راستہ شوہر کی خوشنودی ہے۔ وہ ہر گز اس قابل نہیں کہ وہ براہ راست نجات حاصل کر سکے۔(36)

## عہد حاضر میں عورت

اب موجودہ زمانے میں ہندوستان میں اگر چہ عورتوں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کے مواقع حاصل ہیں لیکن پھر بھی ہندو معاشرہ میں ذات پات کی تقسیم موجود ہے جس کی وجہ سے آئے دن نسلی

فسادات اور مذہبی فسادات ہوتے رہتے ہیں ۔ ہندو مذہب کی رُو سے عورت سماج میں ناپسندیدہ ہستی ہے ۔ عورت کو ایک اچھوت اور نا اہل سمجھا گیا ہے ۔

### بدھ مت میں عورت کا مقام و حیثیت

بدھ مت میں عورت کا مقام و حیثیت ایک پیچیدہ اور کثیر جہتی موضوع ہے جس پر صدیوں سے علماء نے بحث کی ہے۔ بدھ نے خود عورتوں کے بارے میں متضاد بیانات دیے ہیں، جس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ ان کے بارے میں کیا سوچتے تھے۔

### عورتوں کے لیے مواقع

ایک طرف، بدھ مت نے عورتوں کو اپنی برادری میں ایک منفرد مقام دیا جو اس وقت کی دیگر معاشروں میں نایاب تھا۔ عورتوں کو نہ صرف راہبہ بننے کی اجازت دی گئی تھی، بلکہ انہیں بدھ کی تعلیمات کو سیکھنے اور پھیلانے کا بھی اختیار دیا گیا تھا۔ کچھ خواتین، جیسے کہ مشہور بھکشنیں مہاپراجپتی اور خما، بدھ مت کی تاریخ میں نمایاں شخصیات بن گئیں۔

### عورتوں کے خلاف پابندیاں

دوسری طرف، بدھ مت میں عورتوں کے خلاف کچھ پابندیاں بھی تھیں۔ مثال کے طور پر، عورتوں کو مرد راہبوں سے اعلیٰ مذہبی عہدوں پر فائز ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ انہیں کچھ مذہبی رسومات میں بھی شرکت کرنے سے روک دیا گیا تھا۔

### بدھ کے بیانات

بدھ نے عورتوں کے بارے میں متضاد بیانات دیے ہیں۔ کبھی تو وہ ان کی تعریف کرتے ہیں اور ان کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہیں، اور کبھی تو وہ انہیں کمزور اور خطرناک سمجھتے ہیں۔ ایک مشہور بیان میں، بدھ نے کہا کہ "عورت مرد کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔"

### مختلف تشریحات

ان متضاد بیانات کی وجہ سے، علماء نے بدھ کے عورتوں کے بارے میں نظریات کی مختلف تشریحات پیش کی ہیں۔ کچھ کا خیال ہے کہ بدھ اپنے وقت کے معاشرے کے ذریعہ عورتوں کے بارے میں منفی دقیانوسی خیالات سے متاثر تھے۔ دوسروں کا خیال ہے کہ وہ عورتوں کو مردوں سے الگ راستہ پر گامزن دیکھنا چاہتے تھے، جس میں جنسی خواہشات سے انکار اور تیاگ پر زیادہ زور دیا گیا تھا۔ [37] بدھ مت میں میاں بیوی کے تعلقات اور باہمی سلوک پر بہت سی تعلیمات موجود ہیں، اور ان میں بیوی کے شوہر کے احکام کی تعمیل کا کوئی واضح ذکر نہیں ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات کے مطابق، شوہر کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کی عزت کرے، اس کی محبت اور اعتماد کا خیال رکھے، اور اس کی ضروریات کا خیال رکھے، جیسے کہ کپڑے اور زیور فراہم کرنا۔ بدھ مت میں شادی شدہ زندگی کو غیر شادی شدہ زندگی کے مقابلے میں کم اہمیت دی گئی ہے۔ بدھ نے شادی شدہ زندگی کو "آگ سے جلتی ہوئی کوئلے کی کان" کی مثال دی تھی، اور یہ بتایا کہ گھر کی زندگی میں خالصتاً روحانی زندگی گزارنا مشکل ہو سکتا ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات میں مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری کا اصول بھی موجود ہے۔ عورتوں کو نروان حاصل کرنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا مردوں کو ہے، اور تاریخ میں

بہت سی عورتیں بدھ مت کے روحانی اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ بدھ نے عورتوں کی مالی مدد اور ان کے ذریعے مذہبی کاموں میں تعاون کو سراہا ہے، اور ان کے مذہبی کردار کو اہمیت دی ہے۔

اشوک اعظم کے دور میں، بدھ مت کی تبلیغ میں عورتوں کے کردار کو بھی تسلیم کیا گیا، اور بھکشونیوں کا ایک گروہ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ، بدھ مت کے تبلیغ میں عورتوں کے کردار اور ان کی روحانی کامیابیوں کا اعتراف کیا گیا، جیسے کہ تبت میں بدھ مت کی تبلیغ میں دوراج کماریوں کا اہم کردار۔

بدھ مت میں عورتوں کو مذہبی زندگی میں شامل کرنے کی پیش گوئی کے بعد بھی، بدھ مت کی تعلیمات نے عورتوں کے کردار اور ان کے مذہبی عمل کو ایک اہم مقام دیا ہے، اور ان کی سیرت اور کردار کو اعلیٰ مقام پر رکھا ہے۔ (38)

## عورت کی تحقیر

یہ سچ ہے کہ بدھ مت کی ابتدائی تعلیمات میں عورتوں کے مذہبی کردار اور ان کے روحانی ارتقاء کے راستے کے بارے میں مختلف نظریات تھے۔ کچھ ابتدائی بدھ مت کے متون میں عورتوں کو کچھ مذہبی سرگرمیوں میں شرکت سے روکا گیا تھا، اور بدھ نے کبھی کبھی عورتوں کے ساتھ تعلقات کو نجات کی راہ میں رکاوٹ کے طور پر بیان کیا تھا۔

تاہم، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بدھ مت کی تعلیمات کی تشریح اور عمل مختلف فرقوں اور ثقافتوں میں وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی ہے۔ جدید بدھ مت کی تشریحات اور اس کے پیروکاروں نے عورتوں کے روحانی کردار کو تسلیم کیا ہے اور ان کے حقوق اور کردار کو ایک نئے تناظر میں دیکھا ہے۔ آج، بہت سی بدھ مت کی برادریاں عورتوں کی روحانی ترقی، مذہبی شرکت اور معاشرتی شمولیت کے مواقع فراہم کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ بدھ مت کے مختلف فرقوں اور مقامات میں عورتوں کے کردار میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے، اور جدید بدھ مت میں عورتوں کے مذہبی اور روحانی کردار کی اہمیت کو وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ تاریخ میں بہت سی بدھ مت کی خواتین نے مذہبی، روحانی اور معاشرتی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

یہ بات ضروری ہے کہ بدھ مت کی تعلیمات اور روایات کو سمجھنے اور ان کی مختلف تشریحات کا جائزہ لینے کے لیے ایک جامع نقطہ نظر اور تاریخی تناظر اپنایا جائے تاکہ ہم موجودہ دور میں بدھ مت کی جدید تعلیمات اور ترقیاتی نظریات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ بدھ مت میں عورتوں کی کوئی عزت نہیں تھی۔ درحقیقت، بدھ مت کی تعلیمات میں عورتوں کے لیے بہت سے مواقع اور ذمہ داریاں موجود ہیں۔ تاہم، یہ بھی سچ ہے کہ بدھ مت کی تاریخ میں عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے کچھ واقعات بھی ہوئے ہیں۔ ان واقعات کو ان کے تاریخی اور ثقافتی سیاق و سباق میں سمجھنا ضروری ہے، اور یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ بدھ مت نے وقت کے ساتھ ساتھ عورتوں کے حقوق اور کردار کے بارے میں اپنے نقطہ نظر کو بہتر بنایا ہے۔ مجموعی طور پر، بدھ مت میں عورتوں کی پوزیشن پیچیدہ اور متنوع رہی ہے. بدھ مت کی تعلیمات میں عورتوں کے لیے مواقع اور چیلنجز دونوں موجود ہیں، اور بدھ مت کی تاریخ میں عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور احترام دونوں کے واقعات

ہوئے ہیں۔ بدھ مت کی تعلیمات اور روایات کو سمجھنے کے لیے ایک جامع نقطہ نظر اور تاریخی تناظر اپنانا ضروری ہے تاکہ ہم موجودہ دور میں بدھ مت میں عورتوں کے کردار کی درست تصویر پیش کر سکیں۔[39]

**عورت سے دوری کی تاکید**

بدھ مت نے اپنے ماننے والوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ اگر آپ کو نجات حاصل کرنی ہے تو عورتوں سے اپنے تعلقات کو ختم کرلیں۔ خود بدھ نے بھی اپنی بیٹی سے دوری اختیار کرلی تھی۔ اس تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ بدھ مت میں بھی عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی۔

**اللہ تعالیٰ کا نظریہ**

اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کو ایک دوسرے کے لیے تسکین حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ لیکن بدھ مت کی تعلیمات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت سے علیحدگی ہی سے مرد کو اطمینان اور سکون ملتا ہے اور اسے نجات مل سکتی ہے، جوکہ صحیح نہیں ہے۔ بدھ مت کی تعلیمات میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت سے تعلقات منقطع کرلیں تو نجات حاصل ہو جائے گی، جوکہ عقل و فہم کے خلاف ہے۔

**بدھ مت کی تعلیمات پر رشید احمد کی رائے**

رشید احمد صاحب اپنی کتاب "تاریخ مذاہب" میں بدھ مذہب کی تعلیمات کو بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ "گوتم بدھ کی تعلیمات میں بت پرستی کی ممانعت خاص طور پر اہم ہے اور اس سے بھی زیادہ اہم ذات پات کی تفریق دور کرنا ہے۔ گوتم بدھ کی ذات پات کی تفریق مٹانے کی کوشش سے یہ نتیجہ نہیں اخذ کرنا چاہیے کہ وہ معاشرہ میں کامل مساوات قائم کرنے کے خواہاں تھے اور تمام بنی نوع انسان کو مساوی درجہ دیا جانے کے متمنی تھے۔"[40] رشید احمد صاحب مزید لکھتے ہیں کہ بدھ مت نے اپنی تعلیمات کے ذریعے بت پرستی کی ممانعت اور ذات پات کی تفریق کا خاتمہ کیا ہے اور انہوں نے ہندو دھرم یا برہمنی مذہب کے اہم نقائص کو دور کیا ہے ۔ ہندوستان کے باشندے گوتم بدھ کے زمانے میں ان برہمنوں کی انہی دونوں چیزوں سے بیزار تھے ۔ (41)

**بدھ مت کی اصلاحات**

بدھا نے ذات پات کی تفریق کو ختم کرنے کی کوشش کی اور سب انسانوں کی برابری کی بات کی۔ اس کے برعکس، ہندو مت میں ذات پات کی تفریق نے معاشرتی ناانصافیوں کو فروغ دیا۔ بدھ مت نے روحانیت کی اعلیٰ سطح کو متعارف کرایا جس میں نجات کے حصول کے لیے ذات پات یا سماجی حیثیت کی بنیاد پر فرق نہیں کیا گیا۔ بدھا نے نجات کو روحانی جدوجہد اور اخلاقی عمل سے جوڑا، نہ کہ ذات پات یا سماجی رتبے سے۔ بدھ مت نے

ہندومت میں موجود کچھ مذہبی رسومات اور عادات کو چیلنج کیا جنہیں بدھ نے غیر ضروری یا نقصان دہ سمجھا۔ بدھ مت نے مذہبی عملی زندگی میں سادگی اور عدم تشویش کی تعلیم دی۔

**ہندومت کی خرابیوں کی اصلاح**

بدھ مت نے برہمن مذہب میں موجود کچھ نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی:

بدھ مت نے ہندو مذہب میں موجود پیچیدہ اور کچھ حد تک غیر مفید رسومات اور طقوس کو سادہ اور قابل عمل روحانیت کی طرف منتقل کیا۔ بدھ مت نے برہمنوں اور ذات پات کی تفریق کی مخالفت کی اور سب افراد کو روحانیت کے میدان میں برابر قرار دیا۔ بدھ مت کی اصلاحات نے مذہبی اور سماجی میدان میں مثبت تبدیلیاں متعارف کرائیں، جبکہ ہندومت میں بہت ساری ایسی قدریں اور رسمیں موجود تھیں جو بدھ مت کے اصولوں سے متصادم تھیں۔

**مذہبی امور کی ادائیگی میں شرکت**

تاریخ مذاہب میں مذکور ہے کہ ہندوستان کی سرزمین میں بدھ مت ہی پہلا مذہب ہے کہ جس نے عورتوں کو مذہبی امور کی ادائیگی میں شریک کیا ورنہ برہمنوں نے عورتوں کو مذہبی معاملات سے بہت دور رکھا تھا۔ گوتم بدھ نے ایک زنانہ ادارہ قائم کیا۔ (42)مذکورہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ بدھ مت میں عورت کو مذہبی امور میں شامل کیا گیا لیکن بدھا کی تعلیمات میں عورت سے علیحدگی ہی نجات حاصل کرنے کے لیے ضروری قرار دی گئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا کہ عورت ہی مذہبی فرائض کی ادائیگی میں حائل ہے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ عورت سے جدائی اختیار کر لی جائے۔ پروفیسر اقبال بھٹی صاحب بدھ مت میں عورت کی حیثیت اور مقام کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بدھا کا شاہی خاندان کا فرد ہونا، عالم باعمل ہونا اور لوگوں کی بہبود کی کوشش وسعی کرنا لوگوں کو بہت متاثر کر گیا تھا اور بڑھانے اس وقت اصلاح کا بیڑا اٹھایا جب معاشرہ ہندومت کے ذات پات کے گھناؤنے نظام کے نیچے پس رہا تھا ۔ عورت کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی وہ بری طرح ذلیل ہورہی تھی اس مذہب نے اسے سہارا دیا۔(43)مذکورہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ عورت کی جو تذلیل اور تحقیر ہندومت میں ہو رہی تھی بڑھانے اپنی تعلیمات کے ذریعے اس کے خاتمہ کے لیئے ہر ممکن کوشش کی۔ اسی لیئے گوتم بدھ نے تو ایک زنانہ ادارہ بھی قائم کر رکھا تھا ۔ (44)

**اسلام میں عورت کا مقام اور حیثیت**

اسلام نے عورتوں کے حقوق متعین کیئے عورتوں کو جائیداد میں حقدار بنایا ہے اور ان کے ساتھ نرمی ، شفقت اور حسن سلوک کی تعلیم دی ہے ۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مختلف فرائض دے کر ان کا مقام و مرتبہ بڑھا دیا ہے۔ عورت مختلف حیثیتوں سے بحیثیت ماں ، بیوی، بہن اور بیٹی بلند مقام کی حقدار قرار دی گئی ہے۔ (45)لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ظلم سے نجات دلائی ، ان کے حقوق و فرائض متعین فرمائے اس کو قعر ذلت سے نکال کر اعلیٰ وارفع مقام دلوایا۔ اور حکم

خداوندی سنایا مَنْ عَمِلَ --------------الْجَنَّة ۔ (46)جس نے نیک عمل کیا مرد ہے یا عورت اس حال میں کہ وہ مومن ہے تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

اسلام نے مرد و عورت کو برابر طور پر نیکی اور تقویٰ کے حوالے سے ابدی مسرتوں کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ نسل انسانی کی پیدائش اور بقاء کے لیئے مرد اور عورت دونوں کی حیثیت برابر ہے ان کی تخلیق ایک ہی جسم سے ہوئی ہے اسی لیے ان کو ایک دوسرے پر نسلی اور فطری اعتبار سے برتری حاصل نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:یا یُّھَا النَّاسُ اتقوا ------------ وَنِسَاء (47)"اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیئے۔"

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو عورت سے حسن معاشرت کی تعلیم دی ہے ارشاد خداوندی ہے:وَعَاشِرُوھُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (48) اوران (عورتوں) سے اچھا برتاؤ کرو۔اسلام نے مرد و عورت کے باہمی تعلق کی بنیاد ان کی عفت وعصمت پر رکھی ہے۔ اسلام نے عورت کو حقوق مثلاً وراثت مہر ، نان و نفقہ عطا کئے ہیں عورت کو ضلع کی اجازت دی ہے۔ اور مرد کو طلاق کا حق دیا ہے۔

**مساوی حقوق**

قرآن کریم میں میاں بیوی کے حقوق مساوی قرار دیئے گئے ہیں۔ اسلام ہی دنیا کا پہلا مذہب ہے کہ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔(49)اور عورتوں کے حقوق مردوں پر وہی ہیں جو مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے کہ مرد و عورت کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے ایک جیسی کی ہے۔ دونوں کی قدرو قیمت کا اندازہ لگانے کے لیئے ایک ہی پیمانہ ہے جس کا تعلق کسی نسل یا جنس سے نہیں ہے بلکہ تقویٰ سے ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔یایھا الناس---------- أَتْقَاكُمْ (50)

اے لوگو بے شک ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تم کو مختلف گروہوں ( قوموں ) اور قبیلوں میں بانٹ دیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے۔

**جزا و سزا میں برابری**

قرآن کریم میں یہ بتایا جارہا ہے کہ جزاء وسزاء میں بھی عورت ومرد کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے گا یہ نہیں ہو گا کسی نیکی کا بدلہ مرد کو زیادہ اور عورت کو کم ملے اسی طرح برُائی کی سزا عورت کو زیادہ اور مرد کو کم ملے بلکہ دونوں کے ساتھ یکساں سلوک ہوگا۔ ارشادخداوندی ہے۔وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرًا وَانثى وَهُوَ مُؤْ مِنْ فَا وَلَئِكَ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيراً . (51) جو کوئی نیک کام کرے گا وہ مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ وہ مومن ہو تو وہ جنت میں داخل ہوں

گے اور ان پر ذرابرابر بھی زیادتی نہ ہوگی۔احادیث مبارکہ کی روشنی میں عورت کا مقام احادیث نبوی ﷺ میں بھی عورت کے حقوق کو مساوی بیان کیا گیا ہے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ اذا انفقت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة كان لها اجر ما انفقت ولزوجها اجر ما اكتسب و لخازنه مثل ذلك لا ينقص بعضهم أجر بعض (52).

ترجمہ :حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے گھر ) یعنی مال سے خرچ کرے گی اور اس کی نیت میں کوئی فساد نہ ہوگا تو اس کو بھی ثواب ملے گا خرچ کرنے کا اور اس کو ثواب ملے گا کمانے کا اور جس کی تحویل میں ہے اس کو بھی ثواب ملے گا اور کسی کا ثواب کم نہ ہوگا۔حدیث پاک میں ہے کہ جہاد میں بھی عورتیں مردوں کے ساتھ شریک رہتی تھیں عن الربيع بنت معوذ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كُنَا نَغْزُوا مَعَ النبي صلى الله عله وسلم ف نسقي القَوْمِ وَنَخْدِمُهُمْ وَتَرُدُّالجَرْحَى وَالقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ، (53)

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنھا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوے میں شریک ہوتے تھے مسلمانوں کو پانی پلاتے ، ان کی خدمت کرتے اور زخمیوں اور شہیدوں کو مدینہ منتقل کرتے تھے۔

**عورت کو فیصلہ کا اختیار**

اسلام سے قبل عورت کو اپنی ذات کے لیئے کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار نہ تھا لیکن اسلام نے عورت کو یہ اختیار دیا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ اگر چہ والد نے بھی اپنی ثیبہ (بالغ) بیٹی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کردیا تو وہ نکاح نا جائز ہوگا۔عن خنساء بنت خدام الانصارية ان ابا ھازوجھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فردنکاحه (54)حضرت خنسا بنت خدام الانصاریہ رضی اللہ تعالی عنھا سےروایت ہےکہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا تھا وہ ثیبہ تھیں انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اس نکاح کو نا جائز باطل قرار دے دیا۔

**عورتوں کے ساتھ بھلائی کا حکم**

عورتوں کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرنے کی وصیت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال من كان يو من با الله واليوم الآخر فلاي ء ذي جاره و استوصوابالنساء خيراً .(55)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورت کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔بہترین انسان ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین انسان ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔عن ابي هريرة رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايماناً احسنهم خلقا و خيارکم

ISSN-2709-3905
PISSN2709-3891

خیارکم لنسائھم (56)حضرت ابو بریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نےفرمایا سب سے کامل مؤمن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے اور تم میں بہترین انسان وہ ہیں جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔

**عورت دنیا کا بہترین سامان**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صالحہ اور نیک عورت کو دنیا کا بہترین سامان قرار دیا ہے ۔عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع وخير متاعها المراة الصالحة .(57)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"دنیا ایک متاع ہے اور دنیا کی سب سے بہترین متاع نیک عورت ہے۔"

**پردے کا حکم**

اسلام میں پردے کا حکم عورتوں کی عزت، حرمت،اور تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا گیا ہے۔پردے کے احکامات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں نازل ہوئے،اور ان کا مقصد مؤمن عورتوں کو منافقین اور بدنظر لوگوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھنا تھا۔

**پردے کے احکام کی بنیاد:**

**عزت اور تحفظ:**

پردے کا حکم عورتوں کی عزت اور حرمت کو برقرار رکھنے کے لیے ہے۔اس سے عورتوں کو غیر مناسب نظر سے بچانے اور ان کی خود مختاری کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

**منافقین سے تحفظ:**

مدنی دور میں منافقین مسلمان عورتوں کو تنگ کرتے اور ان کی عزت کو نقصان پہنچاتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے مؤمنات کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی چادر سے اپنے سر اور جسم کو ڈھانپ لیں تاکہ وہ شناخت کی جا سکیں اور ایذا رسانی سے محفوظ رہ سکیں۔

**عورتوں کی پہچان:**

پردے کی ہدایت اس لیے بھی دی گئی تاکہ مؤمن عورتیں غیر مؤمن عورتوں سے ممتاز ہو سکیں۔اس کا مقصد یہ تھا کہ مؤمن عورتوں کو ان کی خصوصیت کی بنا پر پہچانا جائے اور انہیں غیر ضروری تنگی سے بچایا جائے۔

پردے کا یہ حکم اسلامی معاشرت میں عورتوں کی حفاظت اور عزت کے ایک اہم پہلو کو اجاگر کرتا ہے،اور یہ ان کے کردار اور حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے نافذ کیا گیا ہے۔اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اسلام میں عورتوں کی عزت اور ان کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے۔ (58)

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

**يا أَيُّهَا النَّبِيُّ ------------------------------------------------ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا** (الأحزاب: 59)

ترجمہ: اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ اس سے نزدیک تر ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔ اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔

**پردے کے احکامات کا پس منظر:**

پردہ عورتوں کو بد نظر اور شیطانی خیالات رکھنے والے لوگوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ پردے کی وجہ سے معاشرے میں عورتوں کے خلاف شرارتوں اور ایذار سانیوں کا سدباب ہوتا ہے۔ پردہ عورتوں کو دین اسلام کے ساتھ جوڑتا ہے اور انہیں مؤمنات کے طور پر ممتاز کرتا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو عزت اور حرمت دی ہے اور انہیں پردہ کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ بد نظر لوگوں سے محفوظ رہ سکیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نازل ہونے والے پردے کے احکامات کا مقصد عورتوں کو ایذا اور شرارتوں سے بچانا تھا۔ اللہ تعالی نے مؤمن عورتوں کو اپنی چادروں سے سر اور منہ ڈھانپنے کا حکم دیا تاکہ وہ پہچانی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔ اس طرح پردہ عورت کی عزت، تحفظ، اور معاشرتی امن کے لیے ایک اہم حکم ہے۔

**نتائج**

ہندومت میں کئی روایات اور مذہبی قوانین کے تحت عورتوں کی حق تلفی اور تذلیل کی گئی ہے، جیسا کہ ستی کی رسم، جہاں بیوی کو شوہر کی موت کے بعد اس کے ساتھ جلانے کی رسم تھی۔ تاریخی طور پر عورتوں کے حقوق شودر ذات کے برابر سمجھے گئے، جو کہ سب سے نچلی ذات سمجھی جاتی تھی۔ ہندو مصلحین نے عورتوں کے حقوق کے لئے کئی اصلاحات کیں اور ہندوستانی آئین میں بھی ان کے حقوق پر توجہ دی گئی۔ مگر یہاں بھی افراط و تفریط موجود رہی۔ ہندوستان میں عورتوں کی حالت آج بھی شرمناک حقائق کو ظاہر کرتی ہے، اور بہتری کی مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔ بدھ مت کا وجود ہندومت کی غلط رسوم اور بدعات کا رد عمل تھا۔ گوتم بدھ نے عورت اور مرد کو مساوات دینے کی کوشش کی اور عورتوں کو مذہبی اور سماجی کاموں میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ بدھ مت میں عورتوں کو چوروں سے تشبیہ دی گئی ہے اور ان سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے، جو کہ متضاد نظریات کو ظاہر کرتا ہے۔ اسلام نے عورتوں کو بہترین مقام و مرتبہ دیا ہے اور انہیں مختلف حقوق عطا کیے ہیں، جیسے تعلیم، وراثت، نکاح، طلاق، وغیرہ۔ اسلام معاشرتی اور اخلاقی برائیوں کو روکتا ہے اور عورتوں کو چادر اور چار دیواری تک محدود رکھنے کا تصور غلط پروپیگنڈا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں عورتوں نے جنگوں میں شرکت کی، تیمارداری اور مرہم پٹی میں حصہ لیا۔ اسلام نے کچھ مسائل میں مرد اور عورت کے درمیان فرق قائم کیا ہے جو فطری تقاضوں کے پیش نظر ہے۔ مگر انسانی حیثیت کے لحاظ سے دونوں میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے۔ تاریخی اور موجودہ دور میں عورتوں کی حالت تشویشناک رہی ہے، مگر اصلاحات کی کوششیں جاری ہیں۔ عورتوں کے لئے مساوات کی کوششیں کی گئیں مگر کچھ منفی تشبیہات موجود ہیں۔ عورتوں کو مکمل حقوق اور عزت دی گئی ہے اور معاشرتی و اخلاقی برائیوں سے روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مختلف مذاہب میں عورتوں کے مقام اور حقوق کے بارے میں مختلف نظریات اور عمل موجود ہیں۔ اسلامی تعلیمات نے عورتوں کو وسیع حقوق دیے ہیں اور ان کی عزت و احترام پر زور دیا ہے، جبکہ ہندومت اور بدھ مت میں بھی مختلف انداز میں عورتوں کے حقوق اور مقام پر توجہ دی گئی ہے۔

**حوالہ جات**

حافظ محمد شارق سلیم ہندو دھرم اور اسلام کا تقابلی مطالعہ، ۲۰۱۰، ص ۱۸۸

رگوید منڈل ۵ - سوکت ۵۹ - منتر ۱۵

منو باب ۹ - ۱۷

منو باب ۹ - ۱۸

منو باب ۲-۲۱۳

منو - باب ۲-۲۱۴

منو باب ۹-۲۰

منو باب ۹-۱۵

منو باب(۱۳۴۹)

منو باب(۱۸۹)

منو باب ۱۱-۱۵۳

منو و دھرم شاستر - باب ۲

منو باب ۴-۵۶

یجروید ادھیاء ۸ منتر ۵ منوا دھنیا ء ۸شلوک ۴۱۶ ادھیاء ۹ شلوک (۱۹۹)

اتھروید کا نڈا سوکت ۱۷ منتر ایجروید ۸:۵ شرکت ۳:۴

اتھر دوید کانڈا سوکت کے امنترا

اتھر دوید کانڈا سوکت ۷ امنترا

منو اوصیاء (۹)

منو ۱۵:۱۵۱

منو (۵:۱۵۴)

منو نواں باب ۲۷

منو(۹:۱۸)

منو ۲:۶۶ ۹:۱۸ اور ۵:۱۵۵

گیتا ادھیاء ۹ شلوک ۳

منو باب ۹ اشلوک (۲)

منو باب( ۳۹)

منو باب ۱۴۵۵ تا ۱۴۶

منو باب ۵-۱۴۸

منو باب ۸ - ۴۰۸

رامائن پیدہ کا نڈم سرگہ (۱۱۴)

راما این ایودھیا کا نڈم سرگہ(۳۳)

یدھ کا نڈم سرگہ (۱۱۴)

گرودا پران ۲۹-۱۰۷-۱

وشنو پران (۲۵)

ستیارتھ پرکاش : ۴ (۱۱۸)

محسن انسانیت اور انسانی حقوق، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، ص ٣٤٥

لیوس مور، مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، ترجمہ سعدیہ ،جواد یاسر جواد نگارشات ،پبلشر المطبعة العربیہ

لاہور، ۲۰۰۳، ص ۲۳۸ - ۲۳۹

ایضًا، ص ٢٣٩ - ٢٤٠

تجلیات سیرت، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، ص ۲۱۳

تاریخ مذاہب، رشید احمد قلات پبلشر مستونگ کوئٹہ ، ١٩٦٤، ص ٣٣١

ایضا

ایضا، ص ۳۳۹

مختصر واقفیت عامہ، پروفیسر اقبال احمد بھٹی صفحہ ۱۲۱ بھٹی پبلشرز، جہلم، ١٩٨٥ء

ادیان و مذاہب کا تقابلی مطالعہ، پروفیسر ڈاکٹرعبد الرشید، صفحہ ١٦٨

پروفیسر ڈاکٹر حافظ سید ضیاء الدین عورت قبل ازاسلام و بعد از اسلام ،النور ہیلتھ ایجوکیشن ٹرسٹ راحت

ایجوکیشن ٹرسٹ کراچی - ٢٠٠٦، ص ۸۹

القرآن سورۃ المؤمن، آیت نمبر ٤٠

القرآن ، سورۃ النساء، آیت نمبر ۱

القرآن ، سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۹

القرآن ، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۲۸

القرآن سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۳

القرآن ، سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۲٤

سنن ابی داؤد جلد ۱ امام ابو داؤد مترجم مولانا سرور احمد قاسمی صفحہ ۵۵۰ ، دارالاشاعت کراچی ۱۹۹٤ء

صحیح بخاری جلد دوم امام محمد بن اسماعیل بخاری ، مترجم ، مولانا ظہیر الباری صفحہ ۹٤، دار الاشاعت کراچی، ۱۹۸۵ء

صحیح بخاری جلد سوم محمد بن اسماعیل بخاری ،مترجم، مولانا ظہیر الباری ، صفحہ ۷٤

صحیح بخاری ، جلد سوم محمد بن اسماعیل بخاری مترجم ، مولا ناظہیر الباری، صفحہ ۹۱

ریاض الصالحین جلد اول شیخ محی الدین النووی مترجم مولانا محمد صدیق ہزاروی، صفحہ ۱۷۰ فرید بک اسٹال، لاہور ۱۹۸٦ء

ریاض الصالحین جلد اول شیخ محی الدین القووی مترجم مولانا محمد صدیق ہزاروی ، ۱۹۸٦ صفحہ ۱۷۱

انوار القرآن ، ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ، صفحہ ۵۵۷ ملک سنز لاہور ، ۱۹۹۷ء

القرآن سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۹